مشک و علم اُداس ہے دریا اُداس ہے

مشک و علم اُداس ہے دریا اُداس ہے
عباس تیرے غم میں زمانہ اُداس ہے

اک بیکسی سی گھر میں برستی ہے رات دن
بن اہل بیت سارا مدینہ اُداس ہے

یہ انتہائے صبر و تحمل کا ہے اثر
اب تک غم حسین میں دنیا اُداس ہے

افسوس فاطمہ کا یوں گلشن اُجڑ گیا
اب تک اُسی کی یاد میں صحرا اُداس ہے

اب تک چچا نہ آئے کیوں دریا سے لوٹ کر
خیمے کے در پہ پیاسی سکینہ اُداس ہے

آواز یا حسین کی آتی ہے آج تک
شاید کے خلد میں کوئی دُکھیا اُداس ہے

رو رو کے ماں یہ کہتی تھی اصغر کی قبر پر
تیرے بغیر ننھا سا جھولا اُداس ہے

بے جرم میرے لال کو پیاسا کیا شہید
جنت میں روح فاطمہ زہرا اُداس ہے

سایا نہ دے سکا شہ بے کس کی لاش پر
عباس کے علم کا پھریرا اُداس ہے

کربل مجھے بلائینگے عباسِ نامدار
مدت سے میرے دل کی تمنا اُداس ہے

* * * *